سوال

کیا مرد کےلیے جائز ہے کہ وہ دوسری شادی کرنے کے بعد اپنی سابقہ بیوی کو محبت نامے لکھے یا اسے محبت کے انداز میں مخاطب کرے ؟ اور کیا اس کے لائق ہے کہ وہ اپنی دوسری بیوی کے ساتھ رہائش پزیر کمرے میں سابقہ بیوی کے کارڈ اور اس کی تصویریں رکھے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے ، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر ، بعد ازاں :

الحمد للہ

اول :

خاوند سے طلاق حاصل کرنے کے بعد عورت اجنبی ہو جاتی ہے ، اس لیے اس کے حلال نہیں کہ وہ اس سے خط وکتابت کرے یا پھر اسے مخاطب اور اس سے خلوت اور مصافحہ کرتا پھرے ، عورت یا پھر مرد کی طرف سے یہ فعل فحاشی کی جانب لے جانا والا ہے اور پھر اصلا ایسا فعل تو ان پر حرام بھی ہے ۔

1- شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

کسی بھی انسان کےلیے یہ جائز نہیں کہ وہ اجنبی عورت سے خط وکتابت کرے ، اس لیے کہ اس میں فتنہ ہے ، اور ہوسکتا ہے کہ خط وکتابت کرنے والا یہ سوچے کہ اس میں کوئی فتنہ نہیں ، لیکن شیطان ہر وقت اس سے چمٹا رہے گا اور دونوں کو ایک دوسرے کی رغبت دلائے گا ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے کہ جو بھی دجال کے متعلق سنے وہ اس سے دور ہی رہے ، اور بتایا کہ ایک شخص اس کے پاس ایمان کی حالت میں آئے گا ، لیکن دجال اس کے ساتھ رہے گا حتی کہ اسے فتنہ میں ڈال دے گا ۔

تو نوجوانوں کا نوجوان لڑکیوں سے خط وکتابت کرنے میں ایک عظیم فتنہ اور بہت بڑا خطرہ ہے ، اس سے دور رہنا واجب اور ضروری ہے ، اگرچہ سائل کا کہنا ہے کہ اس میں کوئی کسی قسم کی محبت اور عشق نہیں ۔ دیکھیں فتاوی المراۃ المسلۃ (578/2) ۔

2 – شیخ عبداللہ بن جبرین سے اجنبی عورت سے خط وکتابت کے بارہ میں سوال کیا گیا تو ان کا جواب تھا :

ایسا کرنا جائز نہیں ، کیونکہ یہ دونوں کے درمیان شہوت پیدا کرتا ہے اور ملاقات وغیرہ کی خواہش پیدا کرتا ہے ، اس محبت ناموں اور خط وکتابت سے بہت فتنہ پیدا ہوتا اور دل میں زنا کی محبت پیدا ہوتی ہے ، جس سے فحاشی کا وقوع ہوتا ہے یا پھر فحاشی کا سبب بنتا ہے ۔

اس لیے ہم ہر اس شخص کو نصیحت کرتے ہیں جو اپنے نفس کی مصلحت چاہتا ہے کہ وہ اس خط وکتابت سے رک جائے تا کہ اس کا دین اور عزت دونوں محفوظ رہیں ۔

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے ، دیکھیں فتاوی المراۃ المسلۃ (2/578-579) ۔

دوم :

نہ تو خاوند اور نہ ہی بیوی کے لیے جائز ہے کہ وہ طلاق کی عدت گزرنے کے بعد ایک دوسرے کی تصاویر سنبھال کر رکھیں، اس لیے کہ وہ ایک دوسرے سے اجنبی ہو چکے ہیں، اور اللہ تعالی نے ہر ایک کے لیے اجنبی کو دیکھنا حرام کیا ہے فرمان باری تعالی ہے :

مومن مردوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے یقینا اللہ تعالی جو کچھ وہ کرتے ہیں اس سے باخبر ہے، اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں النور(31/30) ۔

اور پھر نئی بیوی کے بیڈروم میں مطلقہ بیوی کی تصاویر رکھنا حسن معاشرت کے بھی خلاف ہے اور پہلی بیوی کے خلاف غیرت اور حسد وکینہ اور بغض پیدا کرنے والی چیز ہے، اور خاوند کے خلاف حسرت و غضب پیدا کرے گی ۔

اس لیے مطلقہ بیوی کے ساتھ نہ تو خط وکتابت ہی جائز ہے اور نہ ہی اس کی تصاویر ہی رکھنا جائز ہے ۔

اور اگر یہ تیسری طلاق نہیں جس کے بعد خاوند بیوی سے رجوع نہیں کرسکتا حتی کہ وہ کسی اور خاوند سے شادی نہ کرلے ۔

اور طلاق دینے والا یہ دیکھے کہ طلاق کے اسباب ختم ہو چکے اور وہ دونوں خاوند اور بیوی اللہ تعالی کی حدود احسن انداز سے قائم رکھ سکتے اور حسن معاشرت سے رہ سکتے ہیں تو اس حالت میں نئے نکاح کے ساتھ وہ اپنی بیوی سے رجوع کرسکتا ہے تاکہ وہ دوبارہ اس کی بیوی بن جائے اور خاص کر جب ان کی اولاد بھی ہو اور والدین کی علیحدگی ان پر اثرانداز ہونے کا خدشہ ہو تو وہ شادی کرسکتا ہے ۔

اور دوسری شادی اس کے لیے اپنی مطلقہ (طلاق رجعی) سے شادی کرنے میں رکاوٹ نہیں بن سکتی جب وہ ان دونوں کو رکھنے کی استطاعت رکھتا ہو اور کفالت کرسکتا ہے تو جائز ہے ۔

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب

23463